منشیات کی ہلاکت خیزی اور اس سے بچاؤ کے طریقے

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحَلَّ لِعِبَادِهِ الْخَيْرَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَالْمُخَدِّرَاتِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ الْقَائِلِ:﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾[١].

برادرانِ ایمان، میرے عزیز دوستو! رب کائنات اللہ رب العزت نے اپنے بندوں پر عظیم احسان فرمایا، اور حکمت و اعتدال سے آراستہ شریعتِ مطہّرہ سے ان کو سرفراز فرمایا، جس کے ذریعے باری تعالیٰ نے ان کے دین وایمان کی حفاظت فرمائی، ان کے نُفوس اور فِکر وعقل کو ہر قسم کی خرابی اور فُتور سے بچایا، اسی دینِ حنیف کی تعلیمات کے ذریعے اُن کے مال واَسباب کو ضائع ہونے سے بچایا، اور ان کی عزت وآبرو کا تحفظ فرمایا[٢]. لیکن ان سب نعمتوں کو برباد اور ختم کرنے والی چیز منشیات یعنی نشہ آور اشیاء ہیں، جو انسان کی ذہنی و جسمانی صحت کے لیے زہرِ قاتل ہیں، اور جان لیوا امراض میں مبتلا کرنے والی ہیں، اور جو بھی نشے کے چُنگل میں پھنس جائے نشہ خوری کی لَت میں پڑجائے اور اس کے آگے ہتھیار ڈال دے، تو ہلاکت وبربادی اس کا مقدر بن جاتی ہے، وہ رفتہ رفتہ لوگوں سے کَٹ جاتا ہے، باہمی میل جول اور ربط و تعلقات سے کنارہ کشی

اختیار کرلیتا ہے، اور بالآخِر ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ وہ معاشرے میں بالکل گمنام ہوجاتا ہے اوراس کا کوئی نام لیوا نہیں رہتا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا * وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا﴾[٣]، اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، یقین جانو اللہ تم پر بہت مہربان ہے، اور جو شخص ظلم اور زیادتی کے طور پر ایسا کرے گا ہم اسے آگ میں داخل کریں گے. میرے بھائیو! ذرا غور فرمائیے کہ جو شخص کسی ایسی چیز کا استعمال کرے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، اوراس کے ذریعے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے تو اللہ رب العزت نے اس کے لیے کتنی سخت وعید ارشاد فرمائی ہے[٤]. اور اس بات کی تاکید و وضاحت نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد گرامی میں ملتی ہے،«مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ: فَسُمُّهُ بِيَدِهِ، يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا» [٥]، جس نے زہر کھاکر خودکشی کی، تو اس کے ہاتھ میں وہ زہر ہوگا، اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اسے پیتا رہے گا.

تو میرے بھائیو! نشہ آور چیزیں سب سے زیادہ خطرناک اور جان لیوا زہر ہیں، تو تعجب ہے اس شخص پر جو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے میں تو بخل سے کام لیتا ہے، لیکن نشہ خوری میں اپنی دولت برباد کرتا ہے اور اپنے ہی ہاتھوں اپنی تباہی و بربادی کا سامان خوشی خوشی خرید لیتا ہے، تو اسے سوچنا چاہیے کہ اس کے پاس اُس دن کیا جواب ہوگا؟ جس دن رب تعالیٰ کی بارگاہ میں اس سے پوچھ گچھ ہوگی اور یہ سوال کیا جائے گا:«عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ... وَعَنْ مَالِهِ مِنْ

أَيْنَ اكْتَسَبَهُ، وَفِيمَ أَنْفَقَهُ؟»(٦)۔ اس کی زندگی کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ اسے کس کام میں کھپائی؟ اس کے مال کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کہاں سے کمایا اور کہاں پہ خرچ کیا؟ تو وہ شخص جس نے اپنی زندگی، اپنا جان و مال منشیات میں برباد کر دیا، کیا اس نے اس سوال کا جواب تیار کر رکھا ہے؟ آخر اس کا دل اس بات پر کیسے راضی ہو جاتا ہے کہ وہ منشیات کے اندھیروں میں پڑ کر، اپنی عقل و دانش کے چراغ کو بُجھا دے؟ حالانکہ عقل وہ عظیم نعمت ہے جو اللہ رب العزت نے اپنے فضل و کرم سے انسانوں میں ودیعت فرمائی ہے، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عقل اگر خریدی جانے والی کوئی چیز ہوتی تو لوگ اس کی قیمت بڑھا چڑھا کر پیش کرتے، لیکن پھر اس شخص پر حیرت ہوتی ہے جو اپنا مال ہی عقل برباد کرنے پر لگاتا ہے(٧)، بھلا وہ کیونکر اپنی لگام منشیات کے ہاتھوں میں دے دیتا ہے، جو اس کے ہوش و حواس سلب کر لیتی ہیں اور اسے دین و دنیا کے خسارے میں مبتلا کر دیتی ہیں، پھر اس کی حالت یہ ہو جاتی ہے جیسا کہ حدیث پاک میں بیان ہوا ہے «لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا، إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ»(٨)۔ پھر وہ نہ نیکی کو نیکی جانتا ہے، نہ برائی کو برائی سمجھتا ہے، بلکہ اپنی نفسانی خواہشات کا غلام بن کر رہ جاتا ہے۔

میرے بھائیو! نشہ انسان کے عقل و شعور پر ایسا غالب آتا ہے کہ اس کی سمجھ بُوجھ ختم کر دیتا ہے، اسے اللہ کے ذِکر سے غافل کر دیتا ہے، اور جو شخص نشہ خوری میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ لَت اس کے اہلِ خانہ پر مصیبتوں اور پریشانیوں کے پہاڑ توڑ دیتی ہے، ان کی ہنستی مسکراتی زندگیوں میں غم و

اضطراب پیدا کر دیتی ہے، ان کی محبتیں چھین کر ان میں نفرت و عداوت کے بیج بو دیدیتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ﴾(٩). شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض کے بیج ڈال دے، اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے.

تو میرے دوستو! خدارا، نشے کے فتنے سے ہوشیار رہیے، کیونکہ عقلمند انسان کبھی خود کو ہلاکت میں مبتلا نہیں کرتا، اپنی بدنامی اور بری شہرت نہیں چاہتا، اپنا مال ضائع نہیں کرتا، اپنی اولاد کی تربیت سے غافل نہیں ہوتا، اور نہ ہی اپنے خاندان کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے دیتا ہے، نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ کا فرمان ہے:«كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَعُولُ»(١٠). انسان کے گناہ گار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے زیرِ کفالت لوگوں کا حق ضائع کر دے، چنانچہ گھر کے ذمہ دار پر لازم ہے کہ وہ خود بھی منشیات کے فتنے سے بچے اور اہل خانہ کا اس پر یہ حق ہے کہ انہیں منشیات کے فتنے سے بچائے اور اس کے نقصانات کے متعلق ان کو مکمل آگہی دیتا رہے.

اللہ کے نیک بندو! انسان کے اہل خانہ ہی اس کا سب سے محفوظ قلعہ ہیں، اور اس کا گھر ہی اس کی پُرامن و قابلِ بھروسہ جائے پناہ ہے، مگر جب بچوں کو گھر ہی میں محبت کا ماحول نہ ملے، جب گھر کا سربراہ ہی اپنی شفقت سے بچوں کو محروم کر دے اپنے پیار کے ذریعے ان کو خود سے قریب نہ

کر سکے، اپنی نرم دلی سے ان کے دلوں کو نہ جیت سکے، اور جب گھر کے بڑے ہی بچوں سے پُر مغز اور تفصیلی گفتگو نہ کریں، ان کے معصوم ذہنوں میں اُبھرتے سوالات کو تِشنہ چھوڑ دیں، تو پھر بچے گھر سے باہر توجہ اور اپنائیت تلاش کرنے لگتے ہیں، اور یُوں برے دوستوں کی صحبت کا شکار ہو جاتے ہیں، آپ علیہ السلام کا فرمان ہے «الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ»[11]، آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اس لیے میرے بھائیو، چوکنے رہیے، ہوشیار رہیے، اپنے بچوں کے ساتھ وقت بِتائیے، ان کی خبر گیری کیجیے، ان کی چال ڈھال اور اَخلاق و اَطوار پر نظر رکھیے، ان کے دل کی بات توجہ سے سنیے، ان کو فارغ مت بیٹھنے دیجیے، بلکہ ان کے لیے مفید علمی و تفریحی مصروفیات کا بندوبست کریں، اور ان کو درست عقل و شعور پہنچانے کا اہتمام کریں اور اس سلسلے میں کوئی لمحہ ضائع نہ کریں، کیونکہ بچوں کی تربیت ایک امانت ہے، اور اللہ کی طرف سے سپرد کی گئی ایک ذمہ داری ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ آج کی احتیاط اور بچاؤ کل کے علاج و دوا سے بہتر ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[12].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: میرے مؤمن بھائیو! منشیات سے بچاؤ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے، آپ علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے «كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»[١٣]، تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے، اور تم میں سے ہر شخص سے اس کے زیرِاہتمام لوگوں کے بارے میں باز پرس ہوگی، اسی وجہ سے قومی ادارہ برائے انسدادِ منشیات نے ایک نعرہ بلند کیا ہے جس کا عنوان، "آفت سے نجات صف بندی اور اتحاد کے ساتھ" رکھا گیا ہے، لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم مکمل ہوشمندی اور ذمہ داری کا مظاہرہ کریں، اور اپنے قومی ادارے کے ساتھ بھرپور تعاون کریں، اور خدانخواستہ اگر کوئی اس مصیبت میں گرفتار ہو بھی جائے تو ہمت نہ ہارے، بلکہ رب تعالیٰ کی طرف رجوع کرے، توبہ و استغفار کرے، اپنا مکمل علاج کروائے، بری صحبت اور نشے سے مکمل کنارہ کشی اختیار کرے، کیونکہ یہی وہ بنیادی فیصلہ ہے جہاں سے نئی اور خوشگوار زندگی کا آغاز کیا جا سکتا ہے، اور دنیا و آخرت میں سرخروئی اور کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے. باری تعالی ہم سب کو اور ہمارے معاشرے کو منشیات کی آفت اور نشہ خوری کی لت سے محفوظ رکھے ***

هَذَا وَصلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ عِزَّهَا وَنَصرَهَا، وَاسْتِقْرَارَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَخَيْرَهَا وَرَخَاءَهَا.

اللَّهُمَّ احْفَظِ الشَّيخَ مُحَمَّد بْنَ زَايِد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ بِحِفْظِكَ، وَكُنْ لَهُ عَوْنًا وَسَنَدًا، وَبَارِكْ فِي عُمْرِهِ وَعَمَلِهِ، اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخَ زَايِد، وَالشَّيخَ رَاشِد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

اللَّهُمَّ اشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) الحشر: ١٨.
(٢) راجع الموافقات للشاطبي: ٣٨/١.
(٣) النساء: ٢٩-٣٠.
(٤) النساء: ٢٩-٣٠.
(٥) أحمد: ٧٤٤٨، والترمذي: ٢٠٤٣.
(٦) الترمذي: ٢٤١٧.
(٧) نهاية الأرب في فنون الأدب: (٨٥/٤).
(٨) مسلم: ٢٣١.
(٩) المائدة: ٩١.
(١٠) أبو داود: ١٦٩٢ بلفظ: مَنْ يَقُوتُ، والحميدي: ٦٢٤ واللفظ له.
(١١) أبو داود: ٤٨٣٣، والترمذي: ٢٣٧٨.
(١٢) النساء: ٥٩.
(١٣) متفق عليه.